بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲ — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۲ تبوک ۱۳۴۴ ہش — ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ — ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ ستمبر بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی رو سے حملہ آور دشمن کے ساتھ مقابلہ میں فتح حاصل کرنے کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں قربانیوں اور دعا کی اہمیت کو واضح کیا۔

پاکستان کے پیچھے خدائی طاقت کام کر رہی ہے

دُعا ایک کارگر وسیلہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات طیبات

"سلطان عبد الحمید ...... بے شک روحانی بادشاہ نہیں تھا وہ ایک دنیوی بادشاہ تھا لیکن اس نے اسلام کی خدمت کی اس لئے اس نے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لیا۔ اس نے اسلام کی سچے دل سے مدد کی تو خدا تعالیٰ نے بھی اس کی مدد کی اور ایک طاقتور دشمن کے مقابلہ میں اسے فتح عطا فرمائی۔ پاکستان کے بننے میں بھی خدائی طاقت کا دخل تھا ...... خدا تعالیٰ عالم الغیب تھا وہ جانتا تھا کہ مسلمانوں کو بالجبر ہندو بنایا جائیگا اور سومنات مندر کی دوبارہ تعمیر ہوگی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے پسند نہ کیا کہ اس کے بندے کعبہ کی بجائے سومنات کے آگے جھکیں۔ اُس نے پاکستان قائم کروا دیا اور پھر ایسے حالات میں پاکستان قائم کروا دیا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن جو اس تمام واقعہ کا ذمہ وار ہے اور ایک ایسا شخص ہے جس کی گردن پر لاکھوں مسلمانوں کے قتل کا گناہ ہے جب مشرقی پنجاب کے لوگ مارے گئے ہندو تمام روپیہ لے کر ہندوستان چلے گئے بلکہ صنعت پر ہندوؤں نے قبضہ کر لیا تو اس نے کہا خدایا میں یہ تو جانتا تھا کہ پاکستان ٹوٹ جائیگا لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اتنی جلدی ٹوٹ جائیگا لیکن خدا تعالیٰ نے اسکو شرمندہ کیا ...... حکومت کا ان حالات میں بچ جانا جن سے پاکستان گذرا ہے پھر اس کا ترقی کرنا اور عزت حاصل کر لینا کوئی معمولی بات نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کتنا ہاتھ تھا ...... اگر پاکستان طاقت کے زور سے بنتا تو یہ ناممکن تھا لاکھوں آدمی مارا جا رہا تھا، گولہ بارود ہندوستان میں رہ گیا تھا، فوجیں باہر تھیں، ان حالات میں وہ کونسی طاقت تھی جس کے زور سے پاکستان بنا۔ روپیہ اُدھر تھا، سامان جنگ اُدھر تھے، کام کرنیوالے اُدھر چلے گئے، دس بیس لاکھ کے قریب آدمی مارے گئے۔ یہ صرف خدائی طاقت تھی جس کی وجہ سے پاکستان کا رعب پڑ گیا ...... پاکستان کا قائم رہنا اور بیرونی دنیا میں اس کا مشہور ہو جانا اس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ خدا تعالیٰ جس کی نصرت پر آتا ہے کوئی طاقت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔"

"پس راتوں کو اٹھو خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکسار کرو۔ پھر یہی نہیں کہ خود دعا کرو بلکہ یہ بھی دعا کرو کہ ساری جماعت کو دعا کا ہتھیار مل جائے۔ ایک سپاہی جیت نہیں سکتا۔ جیتتی فوج ہی ہے۔ اسی طرح اگر ایک فرد دعا کریگا تو اس کا اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا ایک جماعت کی دعا کا فائدہ ہوگا۔ تم خود بھی دعا کرو اور پھر ساری جماعت کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر احمدی کے دل میں یقین پیدا ہو جائے کہ دعا ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے جماعت کے سب افراد میں ایک آگ سی لگ جائے ہر احمدی اپنے گھر پر دعا کر رہا ہو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء مطبوعہ الفضل ۱۷/۱۰/۵۱ ص ۳)

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالنصر ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

جنگ میں اسلامی اخلاق کا مظاہرہ فتح کا نشان ہے

وقاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین ٥ واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنة اشد من القتل ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیه ج فان قاتلوکم فاقتلوھم کذالک جزاء الکافرین ٥ فان انتھوا فان الله غفور رحیم ٥ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین لله فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین ٥ الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمٰت قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله واعلموا ان الله مع المتقین ٥ (سورۃ بقرہ ع ۲۴)

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔ اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ۔ انہیں قتل کرو۔ اور تم (بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو۔ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے اور تم ان سے مسجد حرام کے قریب (وجوار) میں (اس وقت تک) جنگ نہ کرو۔ جب تک وہ (خود) تم سے اس میں جنگ (کی ابتداء) نہ کریں۔ اور اگر وہ تم سے (وہاں بھی) جنگ کریں۔ تو تم بھی انہیں قتل کرو۔ ان کافروں کی سزا ایسی ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں۔ تو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو (یاد رکھو کہ) ظالموں کے سوا کسی پر گرفت جائز نہیں۔ حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینہ کے بدلہ میں ہے۔ اور (سبھی) عزت والی چیزوں (کی ہتک) کا بدلہ لیا جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص تم پر زیادتی کرے، تم بھی اس سے (اس کی) زیادتی کا جس قدر کہ اس نے تم پر زیادتی کی ہو بدلہ لے لو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ (ہوتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو جنگ کے متعلق پوری پوری ہدایات دے دی ہیں۔ جنگ کے تعلق میں یہ ایسی عظیم الشان تعلیم ہے کہ اس کی نظیر دنیا کی کسی مذہبی یا ملکی یا بین الاقوامی قانون میں نہیں مل سکتی۔ ہمارے زمانہ میں اقوام متحدہ کے چارٹر میں ابھی اس کے پاسنگ بھی جنگ اور جنگ بندی کے متعلق ہدایات نہیں ہیں۔ قرآن کریم کی ہدایات ہر پہلو سے مکمل ہیں۔ اور اگر آج ان ہدایات پر دنیا کاربند ہو جائے تو جنگ و جدل کا نام ونشان دنیا سے اٹھ جائے۔ مگر دنیا کے انسان ابھی تک اتنے بلند اخلاق کو نہیں پہونچ سکے۔ کیونکہ ان ہدایات پر عمل کرنے کے لئے اس چیز کی ضرورت ہے جو ان کی تمام نیکیوں کی بنیاد ہے یعنی تقویٰ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہی آیات کے آخر میں فرمادیا ہے۔

واتقوا الله واعلموا
ان الله مع المتقین

یعنی جو ہدایات ہم نے اوپر بیان کی ہیں، ان پر کماحقہ عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ متقین سے محبت رکھتا ہے۔

اس تعلیم کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم لڑائی بالکل نہ کرو۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر لڑائی کرنا پڑ جائے۔ تو ان شرائط کو مدنظر رکھو جو ہم نے بیان کی ہیں۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ جب مخالف جنگ شروع کرے تو پورے زور سے اس کے خلاف جنگی کارروائی کی جائے۔ اور دوران جنگ میں جہاں کہیں دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے۔ تو پورے زور سے ان کو جنگ کا مزہ چکھانا چاہیئے اور کسی طرح کی کمزوری نہیں دکھانی چاہیئے۔ اور یہاں تک لڑائی کا بازار گرم رکھنا چاہیئے کہ وہ فتنہ جو مخالف نے حملہ کرکے برپا کیا ہے۔ وہ فرو ہو جائے۔ اور پُرامن فضا پیدا ہو جائے۔ یہاں تک کہ کوئی دین اختیار کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائے۔

اس طرح جہاں ان آیات میں بعض ایسے نکات بیان کئے گئے ہیں جن کو مدنظر رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ کسی پر ناجائز طور پر ظلم نہ ہو۔ حتیٰ کہ مخالف پر بھی ظلم نہ ہو وہ جس نے حملہ کرکے یہ فتنہ اٹھایا ہے۔ خود اس پر بھی زیادتی نہ ہو۔ وہاں ان آیات میں مسلمانوں کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے اپنی پوری طاقتیں خرچ کر دو۔ اور جہاں بھی دشمن سے ٹکراؤ ہو اس کو کچل دو۔ اور اپنی طرف سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔ لیکن اگر دشمن ہتھیار رکھ دے اور رک جائے تو تم بھی رک جاؤ۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہر طرح سے اطمینان کر لیا جائے ہو سکتا ہے کہ دشمن محض فریب دینے کے لئے کوئی چال چلے۔ اس لئے مسلمان کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ البتہ جب پوری پوری طرح اطمینان ہو جائے کہ دشمن نے ہتھیار رکھ دیئے۔ اور وہ آئندہ فتنہ برپا رکھنے کے قابل نہیں رہا۔ تو مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بھی رک جائے اور زیادتی نہ کرے

اس ضمن میں یہ امر بھی ملحوظ ہے کہ ان آیات میں اس بات کی بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام مقامات حاصل کرو۔ جہاں جہاں سے دشمن نے تمہیں نکالا ہے اور بیت الحرام میں اور ممنوعہ مہینوں میں اس وقت نہ لڑو۔ جب تک خود دشمن ان میں نہ لڑے۔ مگر اگر لڑے تو ہر بات کا بدلہ لو۔

ان آیات میں مسلمانوں کو دشمن کے خلاف جنگ کرنے کی جو تلقین کی گئی ہے۔ اس کے مختلف پہلو حسب ذیل ہیں۔

(۱) جب دشمن تم سے لڑے تو تم بھی ان سے لڑو۔

(۲) لڑائی کے دوران جہاں جہاں دشمن سے مڈبھیڑ ہو انہیں مارو۔

(۳) جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ وہاں سے انہیں نکال دو۔

(۴) مسجد الحرام میں اس وقت تک نہ لڑو جب تک دشمن وہاں تم سے نہ لڑے۔ مگر جب وہاں سے لڑے تو انہیں قتل کرو۔

(۵) ممنوعہ مہینوں میں بھی اسی طرح کرو جس طرح وہ کریں۔ جس ممنوعہ مہینہ میں وہ لڑیں تو تم بھی لڑو۔ والحرمات قصاص یعنی ہر ممنوعہ بات کا بدلہ لو۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس طرح مسلمانوں کو جنگ کرنے کا اذن دیا ہے۔ وہاں تین اہم پابندیاں بھی لگائی ہیں۔

اول زیادتی نہ کرو۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو تمہاری طرف سے زیادتی سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ

ان الله لا یحب المعتدین

یعنی اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے ایک مسلمان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہ ہو۔

دوم۔ جب تحقیقاً معلوم ہو جائے کہ دشمن واقعی جنگ کرنے سے باز آ گیا ہے۔ تو مسلمان کو بھی جنگ سے باز آ جانا چاہیئے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جنگ کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ کذالک جزاء الکافرین۔ ان جنگ بازوں کی یہی سزا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ کیوں فتنہ فرو ہونے تک جنگ جاری رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ

الفتنة اشد من القتل

فتنہ قتل سے بھی شدید تر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے جنگ کرنے کے جواز میں یہ دلیل دی ہے۔ کہ فتنہ قتل سے بھی شدید ہے۔ فتنہ سے جو نقصان انسانیت کو پہنچتا ہے وہ اس سے بدرجہا بہت زیادہ ہے جو جنگ سے پہنچتا ہے۔

جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے جنگ کے متعلق ان آیات میں دی ہیں۔ اگر ان پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ تو یقیناً آخر میں فتح ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دیا ہے۔ وہ اسی غرض کے پیش نظر دیا ہے کہ حق غالب آ جائے۔ اس لئے ان ہدایات میں جو اعتدال کو مدنظر رکھنے اور زیادتی نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ دنیوی نقطہ نظر سے جنگجو لوگوں کو شاید کمزوری پر محمول نظر آئیں۔ لیکن غور کیا جائے۔ تو یہ مسلمانوں کی طاقت اور قوت پر دال ہیں۔ اگر دشمن کے ساتھ انسانیت کا سلوک کیا جائے۔ تو ضرور اس سے متاثر ہوگا۔ اور ایک نہ ایک دن وہ اسلام کی برتری کو

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ضرور سنتا اور قبول کرتا ہے

وہ ظالم قوموں کو مٹا کر مظلوموں کو ان کا جانشین بنا دیا کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ النمل کی آیت
اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔
کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

فرماتا ہے۔ تم یہ بھی تو دیکھو کہ مصیبت زدہ انسان کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے اور کون اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا ایسی صفات حسنہ رکھنے والے خدا کا کوئی ہمسر تمہیں نظر آتا ہے؟ مگر افسوس کہ تم لوگ قطعاً نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اس آیت میں جو

مضطرؔ کا لفظ

استعمال کیا گیا ہے اس سے ایسا شخص مراد ہے جو اپنے چاروں طرف مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے اور اسے اپنی کامیابی کا کوئی مادی رستہ نظر نہیں آتا۔ صرف ایک جہت اللہ تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اسی پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ گویا مضطرؔ کے صرف یہی معنے نہیں کہ اس کے دل میں گھبراہٹ ہو کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشہ کسی طرف چل پڑتا ہے۔ بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں اسے امن بھی حاصل ہوگا یا نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی طرف چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے نہیں بچ سکتے۔ پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ

چاروں طرف آگ

نظر آتی ہو بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرنے کے وقت بندہ اس رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اسے یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ یہی وہ مضطر کی حالت ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔

یعنی اے خدا تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں سوائے اس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آجاؤں۔ تو لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ والی جو حالت ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے اور جب خدا نے اس آیت میں یہ کہا کہ

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔

تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجاء و ماویٰ نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا منجا قرار نہیں دیتا ضرور سُنی جاتی ہے اور یہ شرط بلاوجہ نہیں رکھی گئی ہے گو حقیقتاً

اللہ تعالیٰ ہی ہر مضطر کا علاج ہے

مگر بعض دفعہ اس کے دیئے ہوئے انعام کے ماتحت کوئی بندہ بھی دوسرے کے اضطرار کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ ایک آدمی سخت غریب ہوتا ہے۔ اسکے کپڑے پھٹ جاتے ہیں اور اسے نظر نہیں آتا کہ وہ نئے کپڑے کہاں سے بنوائے کہ اچانک ایک امیر آدمی جو بعض دفعہ ہندو ہوتا ہے۔ بعض دفعہ سکھ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پارسی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جینی یا بت پرست ہوتا ہے اسے دیکھتا ہے اور کہتا ہے تمہارے کپڑے پھٹ گئے ہیں۔ آؤ میں تمہیں نیا جوڑا بنوا دوں۔ اب گو ہمارے یقین کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہی اس امیر آدمی کے دل میں تحریک پیدا کی کہ وہ اسے کپڑے بنوا دے مگر جو کامل الایمان نہیں ہوتا وہ سمجھتا ہے کہ میری اضطرار کی حالت میں فلاں آدمی میرے کام آیا ہے مگر وہی آدمی جس نے اسے کپڑوں کا جوڑا بنا کر دیا تھا جب یہ ایسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے کہ اس کے لئے کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے پانی تک اسے ہضم نہیں ہوتا۔ تمام جسم کی حالت خراب ہو جاتی ہے اور چل پھر بھی نہیں سکتا تو ایسی حالت میں وہ امیر آدمی اس کی مدد نہیں کر سکتا بلکہ اگر کوئی اچھا لائق اور رحمدل طبیب ہوتا ہے اور وہ اسے اس حالت میں دیکھتا ہے تو کہتا ہے تمہیں علاج پر روپیہ خرچ کرنے کی توفیق نہیں تو میں تمہیں مفت دوائی دینے کے لئے تیار ہوں تم میرے پاس رہو اور اپنے مرض کا علاج کرو۔ اب

ایسی اضطرار کی حالت میں

امیر اس کے کام نہیں آیا بلکہ طبیب اس کے کام آیا۔ جب وہ کپڑوں کے لئے مضطر تھا تو امیر آدمی اس کے کام آگیا مگر جب وہ علاج کے لئے مضطر ہوا تو ایک طبیب اس کے کام آگیا۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس پر کوئی مقدمہ بن جاتا ہے۔ وہ بے گناہ ہوتا ہے اس کا دشمن زبردست ہوتا ہے اور وہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر اسے کسی مقدمہ میں ماخوذ کرا کے عدالت تک پہنچا دیتا ہے۔ اب اسے نہ وکیل کرنے کی توفیق ہے اور نہ اس میں خود مقدمہ لڑنے کی قابلیت ہے اور وہ حیران ہوتا ہے کہ کیا کرے۔ آخر کوئی رحمدل وکیل اسے مل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے میں بغیر فیس کے تمہاری وکالت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب ایسے موقع پر نہ امیر اس کے کام آسکا۔ نہ طبیب اس کی مشکل کو دور کر سکا۔ صرف وکیل اس کے کام آیا۔ اسی طرح

ایک اور وقت میں

یہ مضطر ہوتا ہے۔ بوجھ اٹھائے جا رہا ہوتا ہے کہ تھک کر چور ہو جاتا ہے اور بوجھ اس سے گر جاتا ہے۔ اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اس بوجھ کو پھر اٹھا سکے اب ایسے وقت میں نہ امیر اس کے کام آسکتا ہے۔ نہ طبیب اس کے کام آسکتا ہے۔ نہ وکیل اس کے کام آسکتا ہے۔ البتہ کوئی مضبوط زمیندار چلتے ہوئے اسے دیکھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تو یہاں کیوں بیٹھا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے بوجھ مجھ سے اٹھایا نہیں جاتا۔ اس پر وہ زمیندار اس کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ اب یہ مضطر تو تھا مگر اس حالت میں نہ امیر اس کے کام آسکا۔ نہ طبیب اس کے کام آسکا۔ نہ وکیل اس کے کام آسکا بلکہ اس کا ایک زمیندار بھائی اس کے کام آگیا۔ تو ایک ہی انسان کے مختلف اضطراروں میں مختلف لوگ اس کے کام آسکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔

مطلق مضطر جس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ وہ کس قسم کا مضطر ہو۔ خواہ وہ بھوکا ہو۔ ننگا ہو۔ پیاسا ہو۔ بیمار ہو بوجھ اٹھائے جا رہا ہو۔ کسی قسم کا اضطرار ہو اس کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے والی صرف

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے

ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے پھٹے پرانے کپڑے ہوں تو کوئی امیر اس کے کام آجائے مگر طبیب اس کے کام نہیں آسکتا۔ کوئی بیمار ہو تو طبیب اس کے کام آجائے مگر وکیل اس کے کام نہیں آسکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بے گناہ کسی مقدمہ میں مبتلا ہو تو وکیل اس کے کام آجائے مگر بوجھ اٹھانے کے وقت وکیل اس کے کام نہیں آسکتا۔ ہو سکتا ہے بوجھ اُٹھانے کے وقت ایک زمیندار اس کے کام آجائے لیکن امیر طبیب اور وکیل اس کے کام نہیں آسکتا مگر اللہ تعالیٰ یہ سارے کام کر سکتا ہے۔ باقی انسان جس قدر ہیں وہ تو کسی کسی ضرورت میں کام آسکتے ہیں۔ کوئی ایک قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے۔ کوئی دوسرے قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے مگر

ہر قسم کے مضطرین کی ضرورتیں

پورا کرنے والی خدا کی ہی ذات ہوتی ہے اور انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں۔ بھلا ان حالتوں میں کوئی بندہ کسی کے کب کام آسکتا ہے

ان حالتوں میں تو کوئی بادشاہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ فرض کرو ایک شخص سخت بیمار ہے اب بادشاہ کا خزانہ اس کے کام نہیں آسکتا بادشاہ کی فوجیں اس کے کام نہیں آسکتیں۔ بادشاہ کا قرب اس کے کام نہیں آسکتا اس کے کام تو اللہ تعالیٰ ہی آسکتا ہے جو ہر قسم کی بیماریوں کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یا ایک جنگل میں گزرنے والا شخص جس پر بھیڑیا یا شیر اچانک جھپٹ کر حملہ کر دیتا ہے وہ بادشاہ کا چاہے کتنا ہی منہ چڑھا ہو یا بادشاہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو بادشاہ اس کے کیا کام آسکتا ہے یا طبیب جو اس کا علاج کرتا تھا وہ اس کے کیا کام آسکتا ہے یا امیر جو نئے کپڑے سلا دیتا تھا وہ اس کے کیا کام آسکتا ہے یا وکیل جس نے رحم کر کے اس کا مقدمہ لے لیا تھا اس کے کس کام آسکتا ہے۔ جنگل میں تن تنہا جا رہا ہوتا ہے کہ شیر چیتا یا بھیڑیا اس کے سامنے آجاتا ہے ایسی حالت میں وہاں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو کام آتی ہے۔

کوئی انسان کام نہیں آسکتا

تو جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔ اس وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا مگر بہر حال جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو خدا اس کے پاس دوڑتے ہوئے آجاتا ہے اور اس کی ہر تکلیف اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ دنیا میں تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ لوگ اگر دوسروں کے خلاف فریاد کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے افسر ان سے کہتے ہیں کہ اگر تم نے ہمارے خلاف شکایت کی تو ہم تمہاری زبان گدّی سے کھینچ لیں گے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اگر میں نے فریاد کی تو بعد میں وہی افسر مجھے اور رنگ میں مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گے۔ مگر یہاں یہ حالت ہوتی ہے کہ رات کی تاریکی سایہ ڈالے ہوئے ہوتی ہے اور

مصیبت زدہ بندہ

اپنے لحاف میں پڑا آہیں بھر رہا ہوتا ہے اور دنیا کا کوئی فرد نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔ کوئی افسر اسے دھمکا نہیں سکتا۔ کوئی افسر اسے فریاد کرنے سے روک نہیں سکتا۔ وہ لحاف میں لیٹے لیٹے خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنی آواز بلند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے تو میری طرف سے آپ اس کا بدلہ لے۔ ظالم نہیں جانتا کہ اسکے خلاف بادشاہ تک شکایت پہنچ چکی ہے۔ وہ نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ اس کے دل میں کوئی خیال گزرتا ہے مگر مظلوم کی فریاد خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے۔ پس فرماتا ہے:۔

امّن یجیب المضطرّ
اذا دعاہ ویکشف
السّوء۔

جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور مضطر ہو کر فریاد کرتا ہے۔ جب کوئی اس کے پاس نہیں ہوتا تو اس وقت کون اس کی مدد کے لئے آتا ہے۔ دنیا غافل ہوتی ہے مگر خدا اپنے بندے کی مدد سے غافل نہیں ہوتا وہ خود آتا ہے اور کہتا ہے اے میرے بندے

میں تیری مدد کے لئے آگیا ہوں

اور پھر وہ اس سے ایسی محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے کہ اس کا ہر دُکھ دُور ہو جاتا ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ وہ صرف یہیں تک اپنے انعامات کو محدود نہیں رکھتا کہ مضطر کی دعا کو قبول کر کے اس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے بلکہ یجعلکم خلفآء الارض۔ وہ بڑے بڑے

سرکشوں اور ظالموں کو تباہ کر کے

مظلوم اور کمزور نظر آنے والے لوگوں کو ان کا خلیفہ اور جانشین بنا دیتا ہے۔ گویا انفرادی رنگ میں بھی وہ پریشان حال لوگوں کی تکالیف کو دور کرتا ہے اور قومی رنگ میں بھی مظلوم اور اسیر اقوام کو بام رفعت تک پہنچاتا ہے اور بڑے بڑے مغرور اور خودسر اور ظالم اور عیاش حکمران اُن کی آہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

ولقد اھلکنا القرون
من قبلکم لمّا ظلموا
وجآءتھم رسلھم
بالبیّنٰت وما کانوا
لیؤمنوا کذٰلک نجزی
القوم المجرمین ۰ ثمّ
جعلنٰکم خلٰئف فی الارض
من بعدھم لننظر کیف
تعملون (یونس ع ۲)

یعنی ہم یقینی طور پر تم سے پہلے بھی قوموں کے بعد قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جبکہ انہوں نے باوجود اس کے کہ ان کے پاس ان کے رسول

کھلے کھلے نشانات

لے کر آئے تھے ظلم سے کام لیا اور وہ ایمان نہ لائے اور ہم مجرموں سے اسی طرح انتقام لیا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنا دیا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم دنیا میں کیسے عمل کرتے ہو۔ اور مظلومیت کی حالت میں جو تمہارے اندر نیکی اور تقوےٰ پایا جاتا تھا آیا اپنی طاقت کے زمانہ میں بھی تم اس کو قائم رکھتے ہو یا نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مضطر کی دُعا اسے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تو مستحق بنا دیتی ہے مگر انعامات کو قائم رکھنے اور اس کے تسلسل کو لمبا کرنے کے لئے پھر اور جدّ و جہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی قوم اس میں غفلت سے کام لیتی ہے تو وہ اِس انعام کو کھو بیٹھتی ہے۔

زیر تفسیر آیت میں اللہ تعالیٰ نے فردی اور قومی دونوں قسم کے انعامات کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انفرادی رنگ میں بھی یہ سلوک ہے کہ وہ مظلوم کی دعا کو قبول کر کے اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور قومی رنگ میں بھی اس کا یہ قانون ہے کہ وہ

ظالم قوم کو مٹا کر

مظلوموں کو ان کا جانشین بنا دیا کرتا ہے اور تاریخ میں اِس کی ہزاروں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں واقعات کو اپنی ہستی کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو توجہ دلاتا ہے کہ کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ اس کی تہ میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی کام کر رہا ہے مگر افسوس کہ تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ کو ترک کر کے بتوں کے آگے اپنے سر جھکاتے پھرتے ہیں +

(تفسیر کبیر جلد پنجم)

اے پروانۂ احمدیّت!!

اندازِ جہاں ہے کافرانہ ۔ لیکن تری شان مومنانہ
تُو سُود و زیاں سے بے خبر ہے ۔ دُنیا کی نظر ہے تاجرانہ
آفاقِ جہاں میں تیرے دم سے ۔ پھر زندہ ہے جذبِ عاشقانہ
حق نے تری جانِ مضطرب کو ۔ بخشا ہے سرودِ جاودانہ
جُز تیرے نہیں کسی کو حاصل ۔ یہ تاب و تبِ محبانہ
مجبورِ گریز ہے کلیسا ۔ یلغار تری ہے فاتحانہ!
آغاز ہے عصرِ نَو کا تجھ سے ۔ اب عہدِ قدیم ہے فسانہ
تاریخِ جہاں ہے تیری تاریخ ۔ یہ دَور فقط ترا زمانہ
تُو نوعِ بشر کا رہنما ہے ۔ پیغام ترا ہے مُصلحانہ
تُو امرِ خدا ہے اِس زمیں پر ۔ ہے تیرا مقام قائدانہ
وابستہ کیا گیا ہے تجھ سے ۔ اب دین کا دَورِ خُسروانہ
ہرچند نہیں ہے تو پیمبر ۔ ہے کام ترا پیمبرانہ!
افلاک تری کماں کی زد میں ۔ جبریلِ امیں ترا نشانہ
محدود نہ جان اپنی پرواز ۔ پہنائے فضا ہے بیکرانہ
منزل تری لامکاں سے آگے ۔ فرمانِ سفر ہے جاودانہ

(سعید احمد اعجازؔ)

انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحوم

(مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی)

میرے والد بزرگوار ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی فرمایا کرتے تھے کہ میں دہلی سے ریاست کپورتھلہ میں اپنے نانا جان کے پاس تعلیم کی غرض سے آکر رندھیرا کالج میں داخل ہوگیا۔ مجھے قرآن پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ میرے بزرگوں نے حضرت مولوی عبدالقادر صاحبؓ کے پاس جو کہ محترم حکیم محمد عمرؓ صاحب مرحوم کے والد تھے پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ حضرت مولوی صاحب کی تبلیغ کے ذریعہ میں مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگیا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اپنے نام پر بیعت لینے کی اجازت دی ہوئی ہے اور سنہ ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت بھی کر لی۔

جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کے پہلے ہفتہ میں قادیان آکر حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بھی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ بعد میں میرے والد صاحب نے بھی تحریری بیعت کر لی۔ آپ کی والدہ محترمہ نے سنہ ۱۹۳۰-۳۱ء میں قادیان آکر ایک سال رہائش رکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ میرے بڑے بھائی عبدالرحمن صاحب دادی اماں کو بیعت کے لئے تحریک کرتے رہتے تھے۔ آخر کار دادی اماں نے فرمایا۔ اگر تمہارے حضرت صاحب سچے ہیں تو دعا کریں۔ میرا لڑکا عبداللطیف جو کئی سال سے لاپتہ ہے۔ وہ مجھے یہاں آکر قادیان مل جائے اس صورت میں میں احمدیت کو سچا مان لوں گی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ ادھر حضور کو خط لکھا اور ادھر کچھ دنوں بعد چچا جان قادیان آگئے۔ ان کے واپس جانے کے بعد دادی اماں مرحومہ نے بیعت کر لی اور کچھ دن بعد وفات پا گئیں۔

والد صاحب کے دو چھوٹے بھائی ابھی حیات ہیں۔ ایک نے بیعت کر لی تھی۔ مگر اب مدت سے خاموش ہیں۔ آپ کی چھوٹی ہمشیرہ سے تین لڑکے اور ایک لڑکی موجود ہیں۔

والد صاحب فرماتے کہ میں بیعت کے بعد کپورتھلہ واپس آگیا۔ ایک دن مہاراجہ صاحب اپنے باورچی خانہ کے قریب سے گذر رہے تھے۔ حقہ پڑا دیکھ کر ناراض ہوئے۔ باورچی نے اپنی جان بچانے کے لئے میرا نام لگا دیا۔ میں اس وقت مہاراجہ کے باورچی خانہ کے حساب کتاب پر ملازم تھا مہاراجہ نے فرمایا۔ تم غلط کہتے ہو۔ عبدالرحیم قادیان والے مرزا صاحب کے مرید ہیں اور احمدی حقہ نہیں پیتے۔ اسلئے یہ عبدالرحیم کا حقہ نہیں ہو سکتا۔

والد صاحب نے کبھی احمدیت کو نہیں چھپایا اپنے خاندان پر حجت قائم کر دی۔ بڑے سے بڑے افسر کو بھی تبلیغ کرتے ہوئے نہیں جھجکتے تھے۔ عاجز جب سنہ ۱۹۳۶ء میں بندرابن گیا تو وہاں کی مسجد کے امام صاحب کو تبلیغ شروع کر دی۔ وہ میری باتیں بڑے غور اور دلچسپی سے سنتے رہے میں جب بات ختم کر چکا تو انہوں نے مجھے بتایا میں تو پہلے ہی احمدی ہوں۔ آپ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی سے معلوم کر لیں میں نے آکر والد صاحب سے ذکر کیا تو والد صاحب نے بتایا۔ وہ تو میرے ذریعے بیعت کر چکے ہیں دہلی اور بندرابن میں ہندوؤں کے ساتھ بھی بڑے اچھے تعلقات تھے ہندوؤں کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ بلکہ لٹریچر مہیا کر کے ان میں تقسیم کرتے تھے۔ ہندو آپ کے بہت معتقد تھے بڑے بڑے پنڈت والد صاحب کو بندرابن کے اُن مندروں میں بلا لیتے تھے جن کے باہر بورڈ آویزاں تھے کہ یہاں مسلمان داخل نہیں ہو سکتا ان کی وجہ سے باقی ہندو بھی آپ کا بڑا احترام کرتے تھے۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد احمدیہ لنڈن کیلئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ اس پر تمہاری والدہ نے اپنا سارا زیور اتار کر حضور کی خدمت میں اسی وقت پیش کر دیا۔ جب جلسہ سے تمہاری والدہ گھر آئیں تو مجھ سے پوچھنے لگیں کہ یہ میرا زیور کس کا ہے؟ میں نے کہا تمہارا۔ اس پر کہنے لگیں۔ اگر یہ میں کسی کو دیدوں۔ تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ میں نے جواب دیا نہیں۔ اس پر فرمانے لگیں میں نے چندہ مسجد لنڈن میں حضور کی خدمت میں پیش کر دیا ہے والد صاحب فرماتے ہیں۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں والد صاحب نے ہم تین بھائیوں مکرم عبدالرحمن و عبدالمنان و مکرم عبدالقادر صاحب کو قادیان مدرسہ احمدیہ میں اس غرض سے داخل کیا کہ یہ مولوی فاضل پاس کر کے مبلغ کے طور پر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کی اس خواہش کو اس رنگ میں پورا کیا کہ آج جبکہ والد صاحب وفات پا رہے ہیں آپ کے یہ تینوں ہی لڑکے مرکز احمدیت قادیان ربوہ میں سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں والد صاحب کی یہ خواہش بھی ان کی زندگی میں ہی پوری ہوگئی مکرم عبدالرحمن صاحب دہلوی کے ذریعہ مکرم لیفٹیننٹ بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے اسلام قبول کیا۔ مولوی عبدالقادر صاحب فاضل حال درویش نے ایام جنگ میں اٹلی میں جاکر پوپ کو مسیح کی آمد ثانی کی اطلاع دی۔ اسی طرح اس عاجز کو بھی تبلیغ کی توفیق ملتی رہی۔ چنانچہ سنہ ۴۳ء میں پانچ اور سنہ ۴۷ء میں سات کس کو بیک وقت بیعت کرائی۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ جب تک میں تمام دنیا کے لوگوں کے لئے دعا نہیں کر لیتا۔ میں رات کو نہیں سوتا۔ عاجز اس بات کا شاہد ہے۔ خواہ بیمار ہوں یا کتنی ہی سردی کیوں نہ ہو اس ضعیف العمری میں بھی ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ اکثر ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تھے۔ پاکی کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ جب بھی میں رات کو باہر سے آتا یا سوئے ہوئے میری آنکھ کھلتی خواہ گرمی ہو یا سردی۔ نوافل۔ تہجد۔ یا قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھتا۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام بڑے ترنم سے پڑھتے تھے۔ وفات سے تین دن قبل بھی یہ شعر بڑے ترنم سے پڑھ رہے تھے۔ ع

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

تقسیم ملک کے بعد والد صاحب قادیان سے آکر نمک میانی (نزد بھیرہ۔ ضلع سرگودھا) میں آباد ہوئے۔ عاجز کے بار بار لکھنے پر کہ اب آپ اپنی باقی زندگی مرکز ربوہ میں بسر کریں سنہ ۶۱ء میں میانی کو خیرباد کہہ کر ربوہ تشریف لے آئے۔ پھر باوجود وہاں کے لوگوں کے پیغامات خطوط اور خود آکر والد صاحب سے واپس میانی چلنے کی درخواست کرنے کے آپ یہی جواب دیتے۔ اب میں ربوہ میں ہی رہنے کا ارادہ کر کے آیا ہوں زندگی کا کچھ پتہ نہیں۔ یہاں پر ہی انجام بخیر ہو تو بہتر ہے۔ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ سنہ ۶۵ء کے تینوں دن بڑے شوق سے باوجود ضعیف العمری کے قصر خلافت سے چل کر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جاکر مجلس مشاورت میں شمولیت فرماتے رہے۔ سلسلہ کی تقریبات میں شمولیت کا خاص شوق تھا۔ اکثر فرماتے میں نے آج تک کبھی جلسہ سالانہ نہیں چھوڑا۔ مشاورت کے ختم ہونے کے اگلے دن صبح تقریباً ۹ بجے والد صاحب کی طبیعت میں اچانک خاص قسم کا ضعف پیدا ہوا وہ گھر میں گر پڑے عاجز اسی وقت گھر پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا علاج شروع ہو گیا۔ سب بہن بھائی مع اہل و عیال پہنچ گئے۔ اس عرصہ میں کثرت پیشاب کی تکلیف شروع ہو گئی۔ نیند بالکل اڑ گئی۔ آخر جمعہ کی نماز میں دعا کے لئے تحریک کی گئی۔ نماز جمعہ کے معاً بعد ½ گھنٹہ نیند آتی۔ اور پھر آنکھ کھل گئی۔ پھر متواتر نیند آنے لگی اور اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا یہ نشان ہمیں دکھایا الحمدللہ

علاج

ابتداء میں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب پھر مسلسل محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے دو ماہ تک والد صاحب کا علاج کیا جس سے آرام آگیا مگر اس دوران کافی کمزور ہو چکے تھے۔ ۱۰ر اگست سنہ ۶۵ء کو طبیعت بہتر معلوم ہوتی تھی۔ مگر پانچ بجے شام اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ آپ کے منہ میں پانی ڈالا گیا۔ دو گھونٹ پینے کے بعد اپنے مولیٰ کے دربار میں تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات پر سب بہن بھائی پہنچ گئے سوائے مولوی عبدالقادر صاحب درویش قادیان کے جو نہ پہنچ سکے۔

والد صاحب کو یہ فخر بھی حاصل تھا۔ کہ ان کا ایک لڑکا اور اس کی بیوی اور سات پوتے پوتیاں درویش قادیان ہیں۔

اولاد

آپ کو قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سی اولاد دی۔ وفات کے وقت جو اولاد لڑکوں لڑکیوں پوتوں اور نواسوں پر مشتمل تھی ان کی تعداد ۷۶ ہے۔

شکریہ احباب

عاجز اپنے سب بہن بھائیوں اور خاندان کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام اہالیان ربوہ کا جنہوں نے غریب خانہ پر تشریف لا کر زخمی دلوں کی دلجوئی فرمائی۔ ان تمام احباب کا بھی جنہوں نے خطوط کے ذریعہ دلی ہمدردی کا ثبوت دیا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ ہم سب کو والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے نیز والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور اپنی چادر رحمت میں لپیٹ لے۔ آمین۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ ضعف قلب کے عارضہ سے بیمار ہیں اور کبھی کبھی شدت سے دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (شاکرہ از ربوہ)

قیادت تربیت انصار اللہ

اصلاح اخلاق کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان۔ کان۔ آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔

.... خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷۔۱۲۸)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ مریم صاحبہ اہلیہ صاحبہ حضرت سید گنجی احمد صاحب مرحوم بانی مسجد احمدیہ پینگاڑی (مالابار) ایک طویل عرصہ کی علالت کے بعد بعمر ۹۰ سال مورخہ ۲۵/۸/۶۵ بروز اتوار دن کے ۳ بجے رحلت فرما گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ صاحبہ مرحومہ میں بہت سی خوبیاں تھیں سلیم الفطرت اور حلیم الطبع خاتون تھیں اور بڑی نیک اور ملنسار تھیں۔ آپ کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے رنگ میں رنگین تھی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ جب تک صحت اجازت دیتی رہی مسجد میں جمعہ کی نماز میں متواتر شمولیت فرماتی رہیں۔ آپ اپنے خاندان کے لئے ایک روشن چراغ تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ بے حد محبت اور عشق تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے حتی الامکان بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ غرباء اور فقراء کی امداد کرنا اور مخفی طور پر ان کی اعانت کرنا ان کی فطرت بن گئی تھی۔ بہت ہی مہمان نواز اور خوش اخلاقی سے پیش آنے والی تھیں۔ جماعت کی عورتوں کو عملی طور پر نیک نمونہ بننے کی نصیحت فرمایا کرتی تھیں۔ پردہ کی آپ خود بھی سخت پابند تھیں دوسروں کو بھی اس کی پابندی کی طرف خاص توجہ دلاتی تھیں۔ ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ سلسلہ کی ترقی کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں حضرت والد صاحب بزرگوار مرحوم کے وصال کو عرصہ اٹھارہ سال ہوئے۔ لیکن آج تک والدہ صاحبہ مرحومہ و مغفورہ نے ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔

محترمہ والدہ صاحبہ پُرسکون لمحات میں اللہ۔ اللہ۔ اللہ کے ورد کرتی ہوئی اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئیں۔ دوسرے دن مورخہ ۲۶/۸/۶۵ بوقت ۲ بجے دوپہر مکرم و محترم مولانا عبد اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کثیر التعداد احباب جماعت کی معیت میں نماز جنازہ ادا فرمائی۔ میت کو کندھا دیا اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔ ہم بہن بھائیوں اور لواحقین کو محترمہ والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی چار بیٹے اور تیئیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

(خاکسار کمال الدین احمد۔ مدراس)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ نور بی بی صاحبہ بعمر قریباً ۹۰ سال اس دار فانی سے رحلت فرما کر ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار صوفی غلام محمد صدر جماعت احمدیہ چک ۲۵۰ ۔ گ ب کا جیلو ضلع تھرپارکر (سابق سندھ))

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۲۔۲۳۔۲۴ اخاء ۱۳۴۴ ہش ۲۲۔۲۳۔۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا۔ اجتماع کے دوران حسب سابق شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔

قائدین مجالس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد کثرت رائے سے منظور ہونے کے بعد مرکز میں ۵ ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کتاب تذکرۃ المہدی کی ضرورت

ایک کتاب تذکرۃ المہدی مصنفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی رض جو سفر نامے کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کی مجھے شدید ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس موجود ہو تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ جو صاحب بیچنا چاہیں۔ انہیں قیمت دی جائے گی جو بیچنا نہ چاہیں انہیں خاکسار اپنے خرچ پر واپس ارسال کر دے گا۔

(عزیز الرحمان خالد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

پانچ سالہ تعلیمی قرضہ کی سکیم کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے اگر تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوکر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۱/۵ وظائف پر خرچ ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم ـــــ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائیگا یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران سکیم قرضہ حسنہ دینگے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بھی صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیگی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملیگی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب بحسب استطاعت حصہ لیں۔ اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ دھنگ صدر آج کل بیمار ہیں بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ (جمال الدین احمد جھنگ صدر)

۲۔ خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کی گر کر بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ اور وہ غلط جڑی ہے۔ اب پھر دوبارہ اپریشن ہوگا۔ (مقصود احمد قیام موجود ربوہ) احباب کرام ان ہر دو کے لئے دعا فرما دیں۔

فہرست عطایا جات برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

از یکم جولائی ۶۵ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

۱۔ محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال از جماعت لودھراں ۱۷-۶

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰-۰۰

جمیل الرحمٰن صاحب از والدہ مرحومہ راولپنڈی ۱۰-۰۰

سید اکبر علی صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات ۱۰-۰۰

بیگم ریگیڈیر اے ملک مکان ۹۰ سی روڈ سیالکوٹ چھاؤنی ۶۰-۰۰

حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم لاہور ۱۰-۰۰

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد بذریعہ بیگم سعید چوہدری صاحب ۲۵-۰۰

حافظہ طاہرہ صاحبہ الیکیم اللہ صاحب لاہور ۱۰-۰۰

منصورہ ریاض صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰-۰۰

امینہ بی بی صاحبہ اہلیہ شکیبہ رعنا العزیز صاحب قتیل میرپور آزاد کشمیر ۱۰-۰۰

میاں محمد یوسف صاحب انجنیئر رام گڑھ مغل پورہ لاہور ۲۰-۰۰

بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد حسن صاحب کوئٹہ ۱۰-۰۰

سیدہ لئیقہ بخاری صاحبہ ایم اے سیالکوٹ ۱۰-۰۰

جمالی آرا خانم صاحبہ معرفت ڈاکٹر عبد السلام صاحب حیدر آباد ۲۰-۰۰

چوہدری شادی خان صاحب چک ۱۱۳/۱۲ ضلع منٹگمری ۳۰-۰۰

خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب لکڑمنڈی کوئٹہ ۳۰-۰۰

عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار ریڈ مشین محلہ جہلم ۲۰-۰۰

محمود احمد صاحب سیکرٹری مال از جماعت ملتان شہر ۲۳-۰۰

میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان ۸۹-۷۵

چوہدری ناظر حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰-۰۰

صفیہ بیگم صاحبہ باجوہ اہلیہ چوہدری محمد اقبال مصطفیٰ صاحب پیاڑنگ ضلع لائل پور ۳۰-۰۰

اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۴۰-۰۰

شیخ محمد صدیق صاحب احمدی گھی والے گنجبلہ ۵-۰۰

میاں احمد منصور صاحب قائد آباد ۲۵-۰۰

امۃ الحی خالد صاحب کراچی ۲۰-۰۰

بیگم سیدہ انتظار حسین صاحب کراچی ۱۰-۰۰

بیگم میجر منیر احمد صاحب گوجرخان ۱۰-۰۰

ناجرہ بیگم صاحبہ ۱۰ دار الرحمت شرقی ربوہ ۱۰۰-۰۰

بشیر احمد صاحب کھوکھر بلالہ ضلع سیالکوٹ ۱۰۰-۰۰

محمد احمد صاحب ضیاء پاک فضائیہ سکھر ۱۰-۰۰

منشی سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے چندہ سال منڈی کے ۲۱-۰۰

محمد اسحٰق صاحب رحیم منزل سیالکوٹ شہر ۲۵-۰۰

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ۱۰-۰۰

چوہدری بشیر احمد صاحب جان والہ ضلع شیخوپورہ ۲۰-۰۰

اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال ڈڈلہ چہرچند ضلع منٹگمری ۱۱-۰۰

حلیمہ توقیر صاحبہ معرفت اظہر احمد صاحب مالک بنک سکوائر لاہور ۵-۰۰

امۃ الرشید صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کوئٹہ ۱۰-۰۰

فیض محمد صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ نواب شاہ ۵-۰۰

ملک سرور صاحب ارڈ حیدر آباد ۵۰-۰۰

محمد سلیم خان صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ پشاور ۲۱-۰۰

شیخ عبد الواحد صاحب بٹالوی حلقہ سول لائنز لاہور ۳۴-۰۰

چوہدری مہر دین صاحب ۱۰-۰۰

حکیم خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال دنیاپور ضلع ملتان ۱۰-۰۰

سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور ۱۰-۰۰

بیگم صاحبہ حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۱۰-۰۰

شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے برج انسپکٹر بذریعہ میاں محمد شریف صاحب ۱۰-۰۰

ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدر آباد ۲۱-۰۰

میجر عبد الرشید صاحب ایم ای ایس کراچی ۱۰-۰۰

جماعت احمدیہ سنگاپور بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب ۲۵۲-۹۰

محمد بشیر احمد علی صاحب از جماعت جھنگ صدر ۱۵-۰۰

شیخ فیض احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی بذریعہ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب ۵۰-۰۰

صدیقہ بشریٰ صاحبہ حلقہ عیدگاہ راولپنڈی ۱۰-۰۰

میجر غلام محمد صاحب کھوکھر دھرمپورہ لاہور ۱۰-۰۰

محمد صالح صاحب کھلنا مشرقی پاکستان ۲۵-۰۰

محترمہ والدہ صاحبہ شیخ عبد اللطیف صاحب ۱۰-۰۰

امۃ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد شریف صاحب لائل پور ۲۵-۰۰

چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ۲۰-۰۰

صغریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری سردار خان رئیس ایبٹ آباد ۳۰۵-۰۰

امۃ الحی خالد صاحب کراچی ۱۵-۰۰

چوہدری منیر احمد نواز صاحب کراچی ۱۵-۰۰

مجلۃ الجامعہ

شمارہ ۷

عنقریب آپ کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے اس شمارے سے "اخبار و آراء" کے عنوان سے ایک نیا کالم شروع کیا جا رہا ہے جس میں مختلف موضوعات پر عالمی شہرت کے رسائل و اخبارات کی تحریرات پیش کی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ **جامعہ احمدیہ** ربوہ

قیمت سالانہ ۶/- فی پرچہ ۱/۵۰

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ٹرینی کلرکس درجہ اوّل

اسامیاں ۳۵ گریڈ ۱۱۵-۵-۱۷۵ عرصہ ٹریننگ یک ماہ۔

شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۲۱ تا ۲۴

درخواستیں ایک روپیہ کے فارمز پر ۲۰/۹/۶۵ تک معرفت دفتر روزگار۔ (ا پ ٹ ۲۶/۸/۶۵)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور۔

ایوننگ کلاسز (۱) اے ایم آئی ای یک سالہ۔ شرط ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن یا سیکشن اے

(۲) اے ایم آئی ای سیکشن بی دو سالہ شرط سیکشن اے پاس

(۳) سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹیٹیوٹ انٹرمیڈیٹ کورس الیکٹریکل انجینئرنگ پریکٹس ایک سالہ شرط میٹرک

(۴) سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹیٹیوٹ ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن سروسنگ (دو سالہ) شرط میٹرک۔

(۵) مکینیکل ڈرافٹس مین۔ یک سالہ کورس۔ شرط میٹرک

(۶) بلڈنگ ڈرافٹس مین۔ یک سالہ کورس۔ شرط میٹرک

(۷) الیکٹریکل سپروائزر کورس۔ یک سالہ۔ شرط مڈل

(۸) ریڈیو مکینک کورس دو سالہ شرط میٹرک۔

پراسپکٹس و فارم معرفت دفتر پرنسپل سے درخواستیں ۱۵/۹/۶۵ تک

(ا پ ٹ ۲۷/۸/۶۵)

لیڈر بقیہ ص ۲

لیڈر بقیہ ص ۲

تسلیم کر لے گا۔ چنانچہ مسلمانوں کا دشمنوں کے ساتھ یہی سلوک تھا کہ قرن اول میں قوموں پر قومیں اسلام قبول کرتی چلی جاتی تھیں۔

ہمیں اس امر کی بڑی خوشی ہے کہ پاکستان پر بھارت کے موجودہ بزدلانہ حملہ میں ہماری فوج نے نہایت اعلیٰ کردار دکھایا ہے اور کوئی زیادتی نہیں کی۔ جب تک دشمن نے خود ہر جگہ حملہ نہیں کیا پاکستان نے اس وقت تک جوابی حملہ نہیں کیا اور نہ بھارتیوں کی طرح نہتے والی رعایا کو قتل و غارت کا نشانہ بنایا ہے۔ بلکہ پاکستانی فوج نے صرف ان لوگوں سے لڑائی کی ہے جو اس پر حملہ کرنے کے لئے میدان جنگ میں آئے ہیں اس لئے یقیناً آخر میں ہماری فوج کامیاب و کامران ہوگی۔ کیونکہ اس نے تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اس کے لئے ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

درخواست دعا

عاجز ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے بخار بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں درد گردے کی بھی تکلیف ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم پھول گیا ہے نیز میری بیوی بھی بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔ آمین۔

عبد الرحمٰن ڈسکہ خاص وارڈ ۵ مکان ۱۱۸۸۔ ضلع سیالکوٹ۔

قائداعظم کو آج سب سے بڑا نذرانۂ عقیدت یہ ہے کہ ہم حملہ آور دشمن پر شدید ضربیں لگاتے چلے جائیں

دشمن آج بھی اسی طرح مونہہ کی کھائے گا جس طرح آغاز میں اس نے پاکستان کو ختم کرنے کے منصوبوں میں مونہہ کی کھائی تھی

قائداعظم کے یوم وفات پر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا قوم سے خطاب

راولپنڈی ۱۱ ستمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے گزشتہ رات قائد اعظم کے سترھویں یوم وفات کے موقع پر ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ قائد اعظم کو آج سب سے بڑا نذرانۂ عقیدت یہ ہے کہ ہم اپنی مقدس سرزمین پر حملہ آور ہونے والے دشمن پر شدید ترین ضربیں لگاتے چلے جائیں اور اسے کچل کر رکھ دیں۔ آپ نے کہا دشمن آج بھی اسی طرح مونہہ کی کھائے گا جس طرح قیام پاکستان کے آغاز میں تب پاکستان کو ختم کرنے کے ناپاک منصوبوں میں اسے مونہہ کی کھانی پڑی تھی۔

صدر مملکت نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا اس سال قائد اعظم کا یوم وفات ایسے دنوں میں آیا ہے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام ایک نہایت ظالم اور عہد شکن حملہ آور دشمن کے ساتھ ایک بھیانک جنگ میں مصروف ہیں وہ ایک ایسے دشمن کے بالمقابل آہنی عزم کے ساتھ صف آراء ہیں جس کی پاکستان دشمنی کا کوئی چیز اگر مقابلہ کر سکتی ہے تو خود اس کی اپنی مکاری اور فریب کاری ہی کر سکتی ہے۔ ہندوستان نے آغاز ہی میں پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا قائد اعظم نے انہیں مونہہ توڑ جواب دیا اور للکار کر کہا پاکستان کا قیام ایک زندہ و پائندہ حقیقت ہے جیسا کہ قائد اعظم نے کہا تھا کہ پاکستان مضبوط بنیادوں پر قائم ہے دنیا کی کوئی طاقت اب اسے ختم نہیں کر سکتی ایسا ہی ظہور میں آیا اور پاکستان نہ صرف قائم رہا بلکہ ترقی کرتا چلا گیا۔ پاکستانیوں کا ایثار اور قربانی کبھی رائیگاں نہیں جائے گی پہلے بھی ہم نے بڑی سے بڑی قربانی دریغ نہیں کیا تھا اور آج بھی ہم اس آزمائش کے وقت کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور وطن عزیز کے دفاع کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے اہل پاکستان کا یہ عزم فولاد کی طرح مضبوط ہے کہ وہ اپنی مقدس سرزمین سے دشمن کو نکال باہر کریں گے اور اس کی جارحانہ پیش بندی کا مونہہ توڑ جواب دے کر اسے کچل کر رکھ دیں گے

صدر مملکت نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا امتحان و آزمائش کی اس نازک گھڑی میں ہمیں بہت سے دوست ملکوں کی امداد اور ہمدردی حاصل ہے ایسے ہی موقعوں پر قوموں کی دوستی آزمائی جاتی ہے ہندوستان کے جارحانہ حملے نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو پہچانیں۔ ہم قائد اعظم کے یوم وفات پر اپنے قائد کی خدمت میں اس سے بڑا نذرانۂ عقیدت پیش نہیں کر سکتے کہ حملہ آور دشمن پر شدید ترین ضربیں لگاتے چلے جائیں اور اسے کچل کر رکھ دیں۔ وہ آج بھی اسی طرح شکست فاش کھائے گا جس طرح قیام پاکستان کی جدوجہد میں قائد اعظم کے بالمقابل اس نے مونہہ کی کھائی تھی جس طرح وہ پہلے اپنے منصوبوں میں ناکام رہا تھا آج بھی وہ اپنے جارحانہ عزائم اور ارادوں میں ناکام و نامراد رہے گا نہ اس کی اس وقت کچھ پیش چلی تھی اور نہ اب کچھ پیش جائے گی۔ ہم ان شاء اللہ فتح یاب ہوں گے۔ ہماری فتح حق و صداقت کی فتح ہوگی۔ ہم خدا تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہوئے مزید کامیابیوں کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے۔

پاکستان پائندہ باد

مارشل نور خان کے عہدہ میں ترقی

راولپنڈی ۱۱ ستمبر۔ پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف جناب نور خان کو ایر وائس مارشل سے ترقی دے کر فوری طور پر ایر مارشل بنا دیا گیا ہے۔

پاکستانی فوجوں نے لاہور کے محاذ پر جنگ کا پانسہ پلٹ دیا

واہگہ سیکٹر میں دشمن کے علاقے میں پیش قدمی سرحد کے اُس پار کئی بھارتی چوکیوں پر قبضہ

بیدیاں کھیم کرن سیکٹر میں بھارتی فوجوں کو ہندوستانی علاقہ میں دور تک دھکیل دیا گیا

سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کے سات مزید ٹینک تباہ۔ مختلف محاذوں پر تین طیارے اور مار گرائے

راولپنڈی ۱۱ ستمبر۔ لاہور کے محاذ پر پاکستانی فوجوں نے بفضل اللہ تعالےٰ جنگ کا پانسہ پلٹ دیا ہے وہ اب دشمن کی بھاگتی ہوئی فوجوں کا تعاقب کرتے ہوئے خود اس کے علاقہ میں پیش قدمی کر رہی ہیں۔ ہر جگہ وہ دشمن پر سخت دباؤ ڈال کر اپنی پوزیشن کو مستحکم سے مستحکم تر کر رہی ہیں۔ علی الخصوص واہگہ سیکٹر میں انہوں نے نہ صرف دشمن کو پاکستان کی مقدس سرزمین سے مار بھگایا ہے بلکہ سرحد کے اُس پار دشمن کے علاقہ میں پیش قدمی کر کے اس کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقے میں انھوں نے کل چھوٹے اسلحہ سے گولیاں چلا کر دشمن کے دو ہوائی جہاز بھی مار گرائے

سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن نے آگے بڑھنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور اس نے پے در پے حملے کئے لیکن ہماری فوجوں نے جوابی حملوں میں شدید ضربیں لگا کر اس کے ہر حملے کو پسپا کر دیا اور اس کی کچھ پیش نہیں جانے دی۔ اس محاذ پر پاکستانی فوجوں نے دشمن کے مزید سات ٹینک تباہ کر دیئے اس طرح گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں صرف اس ایک محاذ پر ہی دشمن کے ۴۷ ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں۔ نیز دشمن کو بھاری جانی نقصان بھی پہنچایا گیا ہے۔

اکھنور کے علاقہ میں دشمن نے ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے کل ایک اور حملہ کیا جسے مکمل طور پر پسپا کر دیا گیا۔ پاکستانی فوج دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی نہایت مضبوط قلعہ بندیوں میں گھس گئی اور دیوا کے شمال میں اس کی دو مزید چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

سندھ راجستھان کے محاذ پر دشمن ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکا۔ کل صبح دشمن نے اس علاقہ میں ایک حملہ کیا جسے دشمن کو بھاری نقصان پہنچا کر بری طرح پسپا کر دیا گیا۔

کل بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ فیروزپور سیکٹر میں بھارتی فوجوں کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے اور اسے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر اگلی دو چوکیاں خالی کرنا پڑی ہیں انہوں نے کہا اب پاکستانی فوجوں کے گولے فیروزپور شہر پر پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے جب یہ اعلان کیا تو ایوان میں مایوسی چھا گئی اور اراکین پارلیمنٹ کے چہرے اتر گئے۔ یاد رہے جب چند روز قبل اسی ایوان میں مسٹر چوہان نے اسی محاذ پر ہندوستانی فوجوں کی پیش قدمی کی خبر تعلّی آمیز لہجہ میں سنائی تھی تو اس پر تالیاں بجا کر بہت خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔

کل لاہور سیکٹر میں پاکستان کے ڈاکا طیاروں نے دشمن کے ایک "ناٹ" جٹ طیارے کو بھی گھیرے میں لے کر مار گرایا اس طرح کل اس محاذ پر دشمن کے تین جہاز گرائے گئے۔

پاک فضائیہ کے چودہ افسروں کا اعزاز

راولپنڈی ۱۱ ستمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پاک فضائیہ کے گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو ان کی اعلےٰ خدمات کے صلہ میں ہلال جراءت کا اعزاز عطا کیا ہے پاک فضائیہ کے ۱۳ دوسرے افسروں کو شجاعت و دلیری اعلیٰ کارکردگی اور قائدانہ صلاحیتوں کی بناء پر ستارہ جراءت کا اعزاز دیا گیا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷